اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

استقلال نمبر

لاہور ۔ پاکستان

یوم شنبہ

جلد ۲ | ۱۴ ظہور ۱۳۲۷ ہش | ۸ شوال ۱۳۶۷ ھ | ۱۴ اگست ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۸۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ ″
سہ ماہی	۶ ″
ماہوار	۲½ ″
فی پرچہ	۱ ار

(37)

کشمیر کمیشن کا فوجی وفد اوڑی کے محاذ پر

ایبٹ آباد ۱۳ اگست۔ کشمیر کمیشن کا فوجی وفد جو کل شام ایبٹ آباد پہنچا تھا۔ آج صبح یہاں سے ٹیٹوال اور اوڑی کے محاذ پر روانہ ہو گیا۔ جہاں پر ان دنوں گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ وفد اتوار کو میرپور جائے گا۔ اور پیر کو کوہالہ کے رستے راولپنڈی پہنچ جائے گا۔ کل وفد کے اعزاز میں عبدل کے خان فقیرا خاں نے دعوت دی جس میں دیگر فوجی اور سول حکام کے علاوہ میجر جنرل نذیر احمد بھی موجود تھے۔

کراچی کا ریڈیو سٹیشن آج سے کام شروع کردیگا

کراچی ۱۳ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ کراچی کا پاکستان ریڈیو سٹیشن کل جشن آزادی کی تقریب سے کام کرنا شروع کردیگا ۲۰۶ اور ۴۹ میٹر سے آواز سنی جائے گی۔

آج پاکستان سب سے بڑی اسلامی ریاست کی حیثیت سے مستحکم بنیادوں پر کھڑا ہے

مصائب کا دور گو ختم نہیں ہوا لیکن اسکی شدت کم ہوچکی ہے

(خان آف ممدوٹ)

لاہور ۱۳ اگست۔ خان افتخار حسین خان ممدوٹ وزیر اعظم مغربی پنجاب نے قیام پاکستان کی پہلی سالگرہ کے موقع پر حسب ذیل بیان جاری کیا ہے:۔

" پاکستان نے ایک آزاد و خود مختار ریاست کی حیثیت سے اپنی زندگی کا ایک سال پورا کیا ہے اس نئی مملکت کے لئے یہ سال انتہائی آزمائشوں اور تکلیفوں کا زمانہ تھا۔ برطانوی حکومت نے براعظم ہند کی تقسیم کا جو پروگرام تیار کیا۔ اور حدبندی کا جو ظالمانہ فیصلہ ہوا۔ اس کو قبول کرنے کے سوا ہمارے پاس اور کوئی چارہ کار نہیں تھا۔ پھر ریاست کے پیدا ہوتے ہی ان مصائب کو دو چند کرنے کے لئے ہم پر ساڑھے لاکھ مہاجرین کا بوجھ ڈال دیا گیا۔ یہ سب حملے پاکستان کی زندگی پر تھے۔ اور ان کا زیادہ تر نشانہ مغربی پنجاب ہی بنا۔ مگر جس طرح اس صوبے اور اس ملک نے ان تمام مصائب کا مقابلہ کیا اور ان پر قابو پایا۔ وہ ایک معجزے سے کم نہیں۔ ابھی مصائب کا دور پورے طور پر ختم نہیں ہوا۔ مگر شدت کا زمانہ گذر چکا ہے۔ آج ہم پہلے سے کہیں زیادہ مضبوطی سے آنے والے خطرات کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

ابھی ہمارے صوبے میں ساڑھے چار لاکھ مہاجرین کی بحالی کا کام باقی ہے۔ ہم انہیں جلد از جلد پاکستان کی معاشی زندگی میں کھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور مجھے امید ہے کہ وہ بھی اس کام میں حکومت کی سکیموں سے تعاون کرینگے۔

اپنی آزادی کی اس پہلی سالگرہ پر ہمیں اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرنا چاہیئے صرف اسی کے فضل و کرم کی بدولت پاکستان اپنی مشکلات کا کامیابی سے مقابلہ کرسکا ہے اور یہ اسی کا فضل و کرم ہے کہ آج پاکستان دنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست کی حیثیت سے مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر کھڑا ہے اور تمام عالم اسلام کے لئے باعث فخر بن رہا ہے آج ہمیں پاکستان کے معمار حضرت قائد اعظم کی درازی عمر کی بھی صدق دل سے دعا کرنی چاہیئے۔ خدا انہیں دیر تک پاکستان کی عظمت اور خوشحالی کے سلسلے میں ملت کی رہنمائی کے لئے سلامت رکھے۔

لاہور ۱۳ اگست۔ سماڑا سے آنے والے لوگ جو اب واپس جانے میں امداد حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ فی الفور اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ملیں۔

ہتھیار لیکر چلنا ممنوع

لاہور ۱۳ اگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے (سرحدی دیہات کو چھوڑ کر) ہتھیار لیکر یا ایسی چیزیں لے کر چلنا ممنوع قرار دیا ہے جو بطور ہتھیار استعمال ہو سکتی ہوں۔ یہ پابندی ۱۰ اگست ۱۹۴۸ء سے شروع ہو کر دو ماہ تک نافذ رہے گی۔ اس کا اطلاق لاہور ایریا کے

شیخ لکھا جائے

لاہور ۱۳ اگست حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ جو "جوہڑے" مسلمان ہو جائیں انہیں سرکاری ریکارڈ میں مسلمان شیخ لکھا جائے۔ اس ضمن میں تمام سرکاری حکموں کو ہدایات دیدی گئی ہیں۔

کمانڈنٹ کے ماتحت کام کرنے والے فوجی عملہ مغربی پنجاب کی صوبائی۔ ایڈیشنل اور سپیشل پولیس اور حکومت پاکستان کے ملازمین پر نہیں ہوگا۔

ہم کوشش کرینگے کہ صوبے کے قیدخانوں کو حتی المقدور دارالاصلاح بنادیں

حکومت کا جیلوں میں اصلاحات نافذ کرنے کا عزم

لاہور ——— ہمارے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے ——— ۱۳ اگست

آج مقامی صحافیوں کی ایک کانفرنس میں مغربی پنجاب کے وزیر خزانہ آنریبل میاں محمد نور اللہ نے مغربی پنجاب کی جیلوں میں اصلاحات کے سلسلے میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ جیل کی پرانی اور دقیانوسی مینول میں مناسب و معقول ترمیم کے لئے ایک سپیشل کمیٹی کا تقرر عمل میں لایا جا چکا ہے۔ یہ کمیٹی نہ صرف جیل کے عام نظم و نسق اور قانونی موشگافیوں تک ہی اپنی سرگرمیوں کو محدود رکھے گی۔ بلکہ اُسے ہدایت کی گئی ہے کہ وہ قیدیوں کی خوراک میں اصلاح۔ کپڑوں میں تبدیلی۔ جیل کے اندر تعلیم اور مذہبی و دینی تعلیم کے متعلق بھی اپنے نظریات کا اظہار کرے

اس وقت جو خوراک مل رہی ہے۔ اُسے ایک صحت مند آدمی کیلئے معقول نہیں کہا جاسکتا۔ کپڑے اور قانون کے مطابق دیگر سلوک بھی ایسے ہیں کہ جیل خانہ دارالاصلاح نہیں کہلا سکتا۔ اور ہماری منشاء یہ ہے کہ جو قیدی ایک دفعہ جیل میں بدقسمتی سے پہنچ جائے۔ اُسے دینی و دنیوی اُمور سے ایسی تربیت دی جائے۔ اور اُسے نماز روزہ اور دیگر امور دینیہ کا اس قدر پابند کیا جائے کہ وہ باہر جا کر نہ صرف خود ہی اپنی اصلاح کرسکے بلکہ دوسروں کیلئے قندیل راہ بن سکے۔

آپ نے کہا اس کے لئے جیل کے حکام کو بھی نفسیاتی تربیت دی جائے گی۔ نماز باجماعت کا انتظام بھی کیا جاوے گا۔ ملاقاتوں کے دقیانوسی طریق میں بھی اصلاح کی جائیگی۔ آئندہ جمعہ کی نماز کو بھی رواج دیا جائے گا۔ میاں محمد نور اللہ نے بتایا کہ میری منشاء جیلوں کو ایسا بنانے کی ہے کہ نہ صرف وہ اپنا سارا خرچ خود برداشت کرسکیں بلکہ حکومت کیلئے بھی امدادی ادارہ ثابت ہوسکیں اس کیلئے کمیٹی کے پیش نظر جیلوں میں چاک بنانا۔ قنائیں بنانا اور دیگر دستکاریوں کو رائج کرنا بھی ہے۔

آپ نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ یوم آزادی پر جو قیدی رہا کئے جارہے ہیں اُن میں قتل ڈاکہ زنی۔ زنا بالجبر چوری اور دیگر ایسے اخلاقی جرائم کے قیدی شامل نہیں ہیں۔

ضلعوار آبادی کے معاملے میں خان ممدوٹ کی دورنگی

لاہور ۱۳ اگست۔ پاکستان ٹائمز کے نامہ نگار خصوصی کا کہنا ہے کہ مجھے مغربی پنجاب کے ایم ایل اے چوہدری محمد حسن نے بتایا کہ خان ممدوٹ مہاجر ممبران اسمبلی کے سلسلے میں دورنگی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ہم سے انہوں نے ضلع وار آبادکاری کا وعدہ کیا تھا لیکن رفیوجی کونسل میں انہوں نے اس کے الٹ تجویز کی تائید کی۔ آپ نے خان ممدوٹ کو ضلعوار آبادکاری کے سلسلہ میں بیان دینے کی تحریک بھی کی۔ آپ نے کہا اس بارے میں ایک ارادہ یہ بھی ہے کہ اس اقدام سے آئندہ مجلس قانون ساز میں مہاجرین کو خاطر خواہ نمائندگی حاصل ہو جائے لیکن ہم ناموں کیلئے نہیں اصول کیلئے لڑ رہے ہیں۔

اعلان تعطیل

جشن استقلال کی تقریب کیوجہ سے ۱۴ اگست کو تعطیل ہوگی اسلئے ۱۵ اگست کو پرچہ شائع نہ ہوگا۔ قارئین مطلع رہیں۔

(مینیجر)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی — پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی اے — (ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا)

پاکستان کا بحری بیڑہ

جو تیز رفتاری سے ترقی کی راہوں پر گامزن ہے

منیر احمد وینس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقسیم ہندوستان کے بعد بحریہ کی تقسیم بھی عمل میں آئی۔ کل ۲۸ بڑے اور ۱۶ چھوٹے جہازوں میں سے ۱۶ جہاز پاکستان کے حصے میں آئے "ہندوستان" نامی ایک پرانا سلوپ بھی پاکستان نے خرید لیا۔ جسے میکانکی ٹریننگ کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔

بحریہ کی تقسیم دونوں ملکوں کی بنیادی ضروریات اور ساحلی تناسب پر ہوئی۔ مگر بحری عملہ کی تقسیم مذہبی بنیاد پر ہوئی۔ چنانچہ ۱۸۰ افسروں اور ۳۴۰۰ جہازیوں نے پاکستان آنا پسند کیا ۳ افسر اور ۱۵۰۰ جہازی ہندوستان میں ہی رہے۔

پاکستان شاہی بحریہ کا مرکز کراچی میں قائم کیا گیا۔ نائب امیر البحر جے۔ ڈبلیو جیفرڈ "فسٹ فلیگ افیسر" اور کیپٹن ایچ ایم ایس چوہدری "چیف آف سٹاف" مقرر کئے گئے۔ اس بحری مرکز کو مختلف اور متعدد زبردست مسائل درپیش تھے۔ دیگر مسائل کے علاوہ سب سے اہم مسئلہ یہ تھا کہ اس وقت جو فرقہ وارانہ کشیدگی رونما ہے۔ اور قتل و غارت کے جو واقعات پیش آ رہے ہیں بحری فوج کے عملہ کو اس سے متاثر ہونے سے بچایا جائے۔ اور ہزاروں کی تعداد میں جو عملہ ابھی تک پاکستان نہیں پہنچا اسے حفاظت کے ساتھ پاکستان لایا جائے۔ ایک اور شدید مشکل یہ درپیش تھی۔ کہ جو جہاز پاکستان کے حصے آئے ان میں سے بعض تو نقل و حرکت کے قابل نہ تھے۔ اور بعض ابھی ہندوستان کے قبضہ میں ہی تھے۔ اس وجہ سے پاکستان بحریہ کے عملہ کو جو بالکل فارغ تھا کسی کام میں مشغول رکھنا ضرور تھا۔ چنانچہ انہیں عارضی طور پر لاہور اور کراچی کے درمیان چلنے والی گاڑیوں پر متعین کیا گیا۔ اس کے علاوہ کراچی کے تمام حفاظتی فرائض ان کے سپرد کر دیئے گئے۔

عملہ بحریہ کے ایک حصہ کو مہاجرین کے انخلاء پر متعین کیا گیا جس نے نہایت ہمت اور جرأت کے ساتھ مشرقی پنجاب سے مسلم مہاجرین کے انخلاء کا کارنامہ انجام دیا اور اہل پاکستان سے داد شجاعت حاصل کی۔ یہ محسوس کر کے کہ "قائد اعظم امدادی فنڈ" سے عملہ بحریہ کے مہاجر خاندانوں کو کافی امداد نہیں مل سکتی ایک الگ فنڈ قائم کیا گیا جس میں ۵۵۲۵ روپے جمع ہوئے۔

پاکستان بحریہ میں تقسیم کی وجہ سے اعلیٰ افسروں کی بہت کمی واقع ہو گئی۔ اس کمی کو ماتحت افسروں کو کمیشن دے کر پورا کیا گیا نیز مختلف شعبوں میں کام کرنے والے بہت سے قابل نوجوانوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے کا انتظام بھی کیا گیا۔ چنانچہ اس غرض کے لئے متعدد افسروں کو فرداً فرداً اور اجتماعاً برطانیہ بھیجا جا رہا ہے۔ ۲۵۴ افسروں اور ملاحوں کا ایک دستہ حال ہی میں کمانڈر رشید کے تحت برطانیہ روانہ ہوا ہے۔

سال گذشتہ میں بحریہ کے نوجوانوں نے کھیلوں میں بھی کافی انہماک دکھایا۔ اور وقتاً فوقتاً مختلف مقابلوں میں شامل ہو کر نمایاں کامیابی حاصل کی ۸ر اپریل ۱۹۴۸ء کو "دلاور" نامی جہاز میں ورزشی کھیلوں کا سالانہ مظاہرہ ہوا۔ جس میں حکومت سندھ اور مرکزی حکومت کے بڑے بڑے فوجی اور شہری افسروں نے شمولیت فرمائی۔ بحریہ کے ایک انسٹرکٹر کو عالمگیر اولمپک کھیلوں میں پاکستان کی نمائندگی کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔

دوران سال میں پاکستان بحریہ ہمسایہ ممالک سے بہتر تعلقات پیدا کرنے کی بھی کوشش کرتا رہا چنانچہ "گوداوری" نومبر ۱۹۴۷ء میں ساحل مکران اور خلیج فارس کے دیگر مقامات کی طرف خیر سگالی کا پیغام لے کر روانہ ہوا۔ اور خوشگوار نتائج پیدا کر کے واپس ہوا۔

جنوری ۱۹۴۸ء میں قائد اعظم نے بحریہ کا معائنہ فرمایا اور بحریہ کے نوجوانوں کی چستی اور اولوالعزمی کی بڑی تعریف کی۔ اور ضبط و نظم کا اعلیٰ معیار قائم رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس موقع پر قائد اعظم نے متعدد افسروں اور ملاحوں کو اعزازات بخشے۔

تقسیم کے بعد مشرقی اور مغربی پاکستان میں رابطہ پیدا کرنے کے لئے بے تار برقی کا سلسلہ جاری کرنا اشد ضروری تھا۔ اس غرض کیلئے کراچی میں ایک سٹیشن پیغامات کی ترسیل اور وصول کے لئے قائم کر دیا گیا۔ اور "اوروہ" نامی جہاز کو چٹاگاؤں بھیج دیا گیا۔ جس میں وائرلیس کے ہر قسم کے آلات نصب تھے۔ ساحل چٹاگاؤں پر بے تار برقی کا ہیڈ دفتر قائم کر دیا گیا ہے۔ جس کی زیر نگرانی مشرقی اور مغربی پاکستان میں پیغامات کی وصول اور ترسیل ہوتی ہے۔

افسروں کی عملی تربیت اور مشرقی پاکستان کے لوگوں کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کی غرض سے امیر البحر جیفرڈ کی زیر کمان فروری ۱۹۴۸ء میں ایک بیڑا مشرقی پاکستان بھیجا گیا۔ جو بہت خوشگوار نتائج کے بعد واپس آیا اور بیڑہ نے چٹاگاؤں میں بحری اڈے اور تربیتی سکول کے قیام کے لئے حالات کا جائزہ لیا۔

اگرچہ منوڑا کے جزیرہ میں مدت سے بحریہ کی دو تربیت گاہیں اور قلعہ منوڑا میں دفاعی مورچے بھی قائم ہیں۔ اس کے باوجود منوڑا اور کیماڑی کے درمیان فوجیوں کے آنے جانے کا انتظام بری فوج کے ہاتھ میں تھا۔ اب یہ انتظام بحریہ نے سنبھال لیا ہے اور منوڑا کے ساحلی توپ خانے کو بھی نگرانی میں لے لیا ہے۔ ساحل پر ایک نئی تربیت گاہ "قاسم" کے نام سے قائم کر دی گئی ہے۔ جس کا افتتاح ۱۵ر اپریل ۱۹۴۸ء کو پاکستان کے وزیر دفاع آنریبل مسٹر لیاقت علی خان نے کیا۔ دوران جنگ میں ساحلی توپ خانے کی حالت خراب ہو گئی تھی۔ قاسم کے افسروں اور ملاحوں نے فوراً اس کی مرمت اور درستی کی طرف توجہ دی اور اسے بالکل اچھی حالت میں کر لیا۔

حکومت برطانیہ اور شاہی پاکستان بحریہ کے درمیان برطانیہ کے دو جنگی جہاز خریدنے کی گفت و شنید ہو رہی تھی۔ یہ گفت و شنید اب مکمل ہو گئی ہے اور امید ہے کہ اس سال کے آخر تک دو تباہ کن جہاز پاکستان پہنچ جائیں گے۔

افسروں کی تعداد ہر وقت پوری رکھنے کی غرض سے ایک ریزرو دستہ قائم کر دیا گیا ہے۔ جو ایک سو افسروں اور ایک ہزار ملاحوں پر مشتمل ہے اس دستہ کے قواعد و ضوابط تیار کئے جا رہے ہیں اور کمیشن دینے کے لئے عنقریب طلب کر لئے جائیں گے۔

ہر کیف اس سال شاہی پاکستان بحریہ کو بہت سی مشکلات درپیش تھیں جن پر خدا تعالےٰ کے فضل سے قابو پا لیا گیا ہے۔ نوجوانوں کی ہمت اور اولوالعزمی اور اہل پاکستان کی ہمدردی اور حوصلہ افزائی سے کامل امید ہے۔ کہ پاکستان بحریہ عنقریب دنیا کا عظیم ترین بحریہ کہلانے لگیگا۔

کیا آپ کو معلوم ہے!

اس سال

۱۔ حکومت پاکستان کی روزگار کی تبادلہ گاہوں کے ذریعے ۴۰۵۹۷ افراد کو روزگار دلایا گیا جن میں سے ۲۸۷۰۳ افراد مہاجر تھے۔

۲۔ ۹۸۳ خواتین نے ملازمتوں کے لئے اپنا نام لکھایا۔ جن میں سے ۲۰۶ کو روزگار دلائے گئے

۳۔ مغربی پنجاب اور اس کی ملحقہ ریاستوں سے ۲۵۶۵۰۰۰ غیر مسلم ہندوستان پہنچائے گئے اور جانے والے غیر مسلموں کی بچھڑی ہوئی ۵۹۵۲ عورتوں کو ان کے وارثوں تک پہنچایا گیا۔

۴۔ حکومت مغربی پنجاب نے مہاجرین کی امداد کے لئے ۲۱ لاکھ ۵۹ ہزار ۹۰۳ روپے کے قرضے تقاوی پر دیئے۔

۵۔ ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپل بورڈوں کے ۱۹۲۳ مہاجر اساتذہ میں سے ۱۹۰۰ کو ملازمتیں دی گئیں۔ اس کے علاوہ اساتذہ کو ۲۷۰۴ روپے کے آسان قسطوں پر بلا سود کے قرضے دیئے گئے۔

۶۔ مہاجر طلبا کی مختلف صورتوں سے امداد پر مغربی پنجاب کی حکومت نے ۵ لاکھ روپیہ خرچ کیا۔

۷۔ مغربی پنجاب میں تھل پراجیکٹ کی ۱۸ لاکھ ایکڑ بنجر اراضی میں سے ۱۵ ہزار ایکڑ کو قابل کاشت بنا کر اس میں ربیع کی فصل گندم کاشت کی گئی۔

جشنِ استقلال کا پروگرام

جیسا کہ پہلے شائع ہو چکا ہے۔ آج مورخہ ۱۴ر اگست ۴۸ء کو جشن استقلال پاکستان لاہور اور دیگر مقامات پر منایا جا رہا ہے اس کیلئے مقامی احباب کا فرض ہے کہ وہ پورے ذوق شوق تندہی کے ساتھ اس میں حصہ لیں۔ پروگرام حسب ذیل ہے:۔

۱۔ صبح فجر کی نماز کے بعد ہر مسجد میں اجتماعی دعا کی جائے۔

۲۔ لاہور میں آٹھ بجے پاکستانی فوج کی پریڈ ہو گی جو گورنمنٹ ہاؤس سے لے کر "زمزمہ" تک مارچ کریگی اور ہز ایکسیلنسی گورنر ملکہ وکٹوریہ کے مجسمہ کے سامنے انکی سلامی لینگے۔ عوام مال روڈ کے دونو طرف کھڑے ہو کر پریڈ دیکھ سکتے ہیں۔

۳۔ دوپہر اڑھائی بجے لکشمی بلڈنگ میکلوڈ روڈ کے پاس پاکستان نیشنل گارڈ کی طرف سے قومی جھنڈے کی سلامی دی جائے گی۔

۴۔ تین بجے بعد دوپہر نیشنل گارڈ کی پریڈ ہو گی۔ جو لکشمی بلڈنگ میکلوڈ روڈ سے شروع ہو گی

۵۔ شام کو باغِ جناح میں بچوں کا اجتماع ہوگا۔

۶۔ مغرب کی نماز کے بعد موچی دروازے کے باہر ایک عام جلسہ منعقد ہو گا جس میں پاکستان کے استحکام کے متعلق تقاریر

روزنامہ الفضل
۱۴ اگست ۱۹۴۸ء

38

پائندہ باد پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج پاکستان کا یوم استقلال ہے اور پہلی سالگرہ پاکستان کی آزادی کے ساتھ ہی الفضل کو بھی قادیان سے ہجرت کرنی پڑی۔ اس کا ۱۵ ستمبر ۱۹۴۷ء میں پہلا پرچہ لاہور سے شائع ہوا۔ آج اس بات کو قریباً گیارہ ماہ ہو چکے ہیں۔ گویا الفضل کی نئی اور پاکستانی زندگی کا بھی پہلا سال ہے اتنے عرصہ میں الفضل نے جہاں تک ہو سکا۔ پاکستان کی خدمت سے دریغ نہیں کیا۔ اور باوجود ایک مذہبی پرچہ ہونے کے حالات سے متاثر ہونے سے نہ رہ سکا۔ اس وقت پاکستان کو جن مسائل سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے۔ ان تمام مسائل میں ہم نے حتی الامکان پاکستان کے قیام و استحکام کی جدوجہد میں حصہ لینے کی کوشش کی ہے۔ اور تقریباً ہر ضروری مسئلہ میں اپنی ناچیز رائے کا اظہار کیا ہے۔ اور ہم محسوس کرتے ہیں۔ کہ ہماری آواز صدا بصحرا ثابت نہیں ہوئی۔ ضروری سیاسی امور کے علاوہ الفضل نے پاکستان کے لوگوں کا مورال اور ان کے مذہبی اور اخلاقی معیار کو بلند کرنے کے لئے بھی مضامین شائع کئے ہیں۔ اور ہم ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہماری پالیسی کی تائید میں ہماری قلمی معاونت فرمائی خاصکر ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ امام جماعت احمدیہ کے نہایت شکرگزار ہیں کہ آپ نے پاکستان کے سیاسی اور تمدنی مسائل کے متعلق بعض نہایت قیمتی مضامین اور خطبات الفضل کو عطا فرمائے۔ جنکو پاکستان کے عوام نے بہت پسند کیا۔ اور حضور کی معلومات کی وسعت اور غور و خوض کے عمق کی بے حد تعریف کی اور داد دی۔

ہم اس موقعہ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے پاکستان کے بہادر رہنے والوں اور پاکستان کے قابل رہنما خاصکر قائداعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان کی خدمت میں ادارہ الفضل تمام جماعت احمدیہ اور امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی طرف سے پاکستان کی پہلی سالگرہ پر مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور میں دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے فضل و کرم سے پاکستان کو زندہ و پائندہ رکھے اور پاکستان کے رہنے والوں کو اپنا سچا پرستار بنائے اور انہیں اپنا آخری پیغام اور اپنے پیارے حبیب سیدنا خاتم النبیین سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کی توفیق عطا کرے ۔

ہندو مہاسبھا کا احیاء

ہندو مہاسبھا کے کرتا دھرتا

اب اس کو نئے رنگ میں پھر سیاسی جماعت بنانے کی فکر میں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اب یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ ہندو مہاسبھا کا یا تو نام بدل دیا جائے ورنہ اس نام کے معنے بدل دیئے جائیں۔ اور ہندو سے مراد ہندی سمجھا جائے۔ اور اس میں ہر مذہب و ملت کے پیرو کو شامل ہونے کی اجازت ہو۔

ابھی تک اس بات کو واضح نہیں کیا گیا۔ کہ اس نئی سبھا کی غایت و غرض کیا ہوگی۔ جہاں تک ہم سمجھ سکے ہیں۔ اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ وہ لوگ جن کی موجودہ انڈین یونین میں دال نہیں گلتی۔ اور جو موجودہ ہندی قیادت کو اپنی اغراض کے راستہ میں روک سمجھتے ہیں چاہتے ہیں کہ خود منظر عام پر آجائیں۔ اور حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں کرلیں۔

ظاہر ہے کہ جو لوگ ہندو مہاسبھا کو ازسرنو زندہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کی وجہ سے راشٹریہ سوم سنگ ایسی خطرناک جماعتیں ہندوستان میں پنپتی رہی ہیں۔ اور جو فرقہ وارانہ جدوجہد کے لئے بدنام ہیں۔ اب وہ نئے رنگ ڈھنگ سے اپنی جدوجہد کے ساتھ وہ ڈکٹیٹر بنا دینا چاہتے ہیں جو گاندھی جی کے قتل کے بعد انکے ہاتھ سے جاتی رہی۔ ہندو کے معنی ہندی خیال کرلینا اور اس میں ہر مذہب و ملت کے افراد کی شمولیت کا اعلان محض ایک پردہ ہے۔ جو اپنی نیت اور فرقہ وارانہ جدوجہد پر ڈالنا چاہتے ہیں۔ جب آل انڈیا کانگرس ایسی جمہوری اصولوں کی دعویدار جماعت میں غیر ہندو کوئی وقعت نہ حاصل کرسکے۔ تو ہندو مہاسبھا میں جس کا نام ہی فرقہ واری کی کھلی ضمانت ہے کس طرح دوسرے مذاہب کے لوگ سما سکتے ہیں۔ ہندو مہاسبھا کے کرتا دھرتا جو ازسرنو اسکو جنم دینا چاہتے ہیں۔ اس حقیقت کو خوب سمجھتے ہیں۔ اور وہ اس کا فائدہ اٹھا کر اپنی فرقہ وارانہ سیاسی اغراض کو ایسے طریقے سے پورا کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے ان پر فرقہ واری کا الزام بھی نہ آئے۔ اور وہ اپنی سیاسی اغراض کو پورا بھی کرسکیں۔

حال ہی میں انڈین یونین مرکزی حکومت نے صوبائی حکومتوں کے نام ایک ہدایت نامہ جاری کیا ہے۔ کہ وہ کسی فرقہ وار سیاسی جماعت کی درخواست یا وفد کو باریابی نہ بخشیں۔ اور ان کی سماعت نہ کریں۔ جس سے اس کی یہی غرض ہے۔ کہ کوئی فرقہ وار سیاسی جماعت ملک میں پنپنے نہ دی جائے۔

معلوم نہیں اس ہدایت نامہ کے بموجب نئی ہندو مہاسبھا سے جو سیاسیات میں اس پردے سے حصہ لینا چاہتی ہے کیا سلوک کیا جائے گا یہ ہدایت نامہ صرف فرقہ وارانہ سیاسی جماعتوں کے متعلق ہے۔ لیکن ایک ایسی جماعت کی جس نے اپنا ظاہری لباس بدل لیا ہے۔ اور یہ ظاہر کرتی ہے۔ کہ وہ ایک عوامی جماعت ہے۔ جس میں ہر مذہب و ملت اور فرقہ کے افراد شامل ہوسکتے ہیں۔ اور جو عملاً ہندوؤں کی فرقہ وارانہ اغراض کے مطابق سیاسیات میں دخل اندازی کرنا چاہتی ہے۔ کس طرح صوبائی حکومتیں باریابی اور سماعت سے انکار کرسکیں گی۔

یہ بات قطعاً ناقابل یقین ہے کہ ایک ایسی جماعت کے کرتا دھرتا جو طبعاً نہایت فرقہ وار واقع ہوئے ہیں۔ اور جو ہندوستان میں گزشتہ کشت و خون کے اور گاندھی جی کے قتل کے حقیقی ذمہ دار ہیں۔ وہ محض ایک سبھا کے نام کے صرف معنے بدل دینے سے فوراً غیر فرقہ وار ہو جائیں گے۔

ہم دل سے چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں کوئی صحیح جمہوری جماعت جو فرقہ داری سے بالا ہو۔ اور جو موجودہ کانگرسی لیڈروں سے بھی زیادہ آزاد خیال ہو معرض وجود میں آئے۔ لیکن ایسی جماعت بنانا مہاسبھا کے کارکنوں کے بس کی بات نہیں۔ اور نہ مستقبل قریب میں ایسی کسی جماعت کے معرض وجود میں آنے کا امکان ہے۔ ایسی جماعت تو صرف اس وقت معرض وجود میں آسکتی ہے۔ جب ہند کی اکثریت کی ذہنیت ہی بالکل تبدیل ہو جائے۔ اور ہند کے تمام بسنے والوں کے تمدنی معاشری سیاسی حقوق کی کامل مساوات۔ اس کی ذہنیت کا نمایاں وصف بن جائے۔

موجودہ کانگرس کی ناکامی کی وجہ اکثریت کی مندرجہ بالا ذہنیت ہے۔ ورنہ اس کے اصول کسی طرح امریکہ اور برطانیہ کے جمہوری اصولوں سے کم نہیں ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ یہ اصول صرف دنیا کو دکھانے کے لئے ہیں۔ ورنہ عملاً وہی ذہنیت اس کے کاروبار میں کام کررہی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو نہ ہندوستان میں کشت و خون ہوتا۔ اور نہ یہ ملک ٹکڑوں میں تقسیم ہوتا

اس وقت کانگرس بھی اصولاً ایک ایسی جماعت ہے جو اکثریت کی ذہنیت کو چاہے تو بدل سکتی ہے لیکن مشکل تو یہ ہے۔ کہ اس ذہنیت سے وہ لوگ بھی بالکل چھٹکارا نہیں پا سکے جو کئی سالوں سے جمہوریت کا راگ گا رہے ہیں۔ اور کانگرس میں بھی سردار پٹیل اور مسٹر ٹنڈن جیسے انسان موجود ہیں۔ اور جو صرف ایک ہی تمدن کے حامی ہیں۔ اور وہ تمدن ہندو تمدن ہے۔ اور تو اور پنڈت نہرو نے بھی اپنی مدراسی تقریر میں صاف صاف فرمادیا ہے۔ کہ اکثریت کا تمدن ہی ہند میں چل سکتا ہے۔ اس سے بڑھ کر رجعت پسندی اور کیا ہوگی۔ جب وہی لوگ جو ترقی کی شاہراہ پر جانے کے دعویدار ہیں۔ جب گاڑی کو پیچھے دھکیلنے لگیں۔ تو ملک کس طرح آگے جاسکتا ہے۔ فرض کرلیا گیا ہے۔ کہ ہندوؤں کا تمدن ایسی چیز ہے جو زمانے کے ساتھ بدلا نہیں جاسکتا۔ اور نہ اکثریت کی ذہنیت میں تبدیلی ہوسکتی ہے۔ ایسا خیال ایک دنیاوی جمہوری نظام حکومت کی جڑوں پر کلہاڑا رکھنے کے مترادف ہے۔

افغانستان

افغانستان کے سرکاری اخبار انیس نے برطانوی اخبارات پر الزام لگایا ہے۔ کہ وہ پاکستان اور افغانستان میں بدمزگی پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انیس نے اپنی تحریر کے آخر میں لکھا ہے۔ کہ افغانستان کو پاکستان سے کچھ کہنا تھا۔ اس نے دوستانہ اور برادرانہ طور پر بیان کردیا ہے۔ نیز افغانستان کسی طرح بھی اپنی سرحدوں میں اضافہ نہیں کرنا چاہتا۔

اس گول مول بات سے مسٹر چندریگر کے سفیر متعینہ کابل کی تائید ہوتی ہے۔ کہ افغانستان ابھی تک پٹھانستان کے خیال پر اڑا ہوا ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ جیسا کہ مسٹر چندریگر نے اپنے مختصر بیان میں فرمایا ہے۔ معاملہ باحسن طریق طے ہو جائے گا۔ افغانستان کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ پٹھانستان پر اڑنا صریحاً پاکستان جیسے ایک اسلامی ملک کو کمزور کرنا ہے۔ اور اس کے دشمنوں کی آرزوؤں کو پورا کرنا ہے۔ اس لئے جس طرح اس نے اس بات کا اعلان کردیا ہے۔ کہ وہ کسی پاکستانی علاقہ کی ہوس نہیں رکھتا چاہیئے۔ کہ وہ کھلم کھلا یہ اعلان بھی کردے کہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں اس کی مرضی کے مطابق اسکی مدد کرے گا۔ اسلامی ممالک جب تک اس اصول کو ایک دوسرے سے تعلقات کی بنیاد نہ بنائیں گے۔ ان کی موجودہ مشکلات [illegible] نہیں ہوسکتیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی علالت

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بخار اور کھانسی کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

پورے ایک سال بعد

جشن استقلال اور نیا انداز فکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثاقب زیروی

ہمارے سامنے ہیں زندگی کے مرحلے لاکھوں ؛ زمانے کو پلٹنا ہے ہوا کا رخ بدلنا ہے

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء سے پورے ایک سال بعد آئیے ہم اپنے افعال و کردار کا جائزہ لیں۔ کہ ہم منزل کامرانی کے کس قدر قریب پہونچ چکے ہیں۔ ہم میں سے کتنے ہیں۔ جنہوں نے راستے کی مسافت کی دشواریوں سے ڈر کر ہمارا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ کتنے ہیں جو مصائب کو مردانہ وار جھیلتے ہوئے اپنے مطمح نظر کی سمت اب بھی جادہ پیما ہیں۔ اور کہ ہم اس ڈگر پر اسی رفتار سے چلتے ہوئے کب تک اپنے مقصد وحید کو پا لینے میں کامیاب ہو سکیں گے ؛

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کا تاریخی دن اور اسکی جانگزا یاد ——— جس دن ہمارے اس پانچ دریاؤں کے محبوب وطن کے دل پر تقسیم کی آری چلی۔ اور جس کے دو دن بعد سرحدوں کا تعین اس ظالمانہ بے انصافی سے کیا گیا۔ کہ حق و انصاف سر پیٹ کر رہ گئے۔ اور مسلمانوں کی اکثریت والے حصے بھی جہنم کدہ بنا دیئے گئے۔

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء ہی نہیں اس سے بھی چار دن اور پیچھے دیکھئے۔ ۱۰ اگست ۱۹۴۷ء کی وہ جانگزا صبح جس کی یاد اسلامیان پاکستان خصوصاً غریب الدیاروں کے قلوب سے تا زیست محو نہیں ہو سکتی۔

قتل عام کا آغاز

وہ تاریخی صبح جب ایک طویل اور منظم سازش کے مطابق مسلمانوں کے قتل عام کی مشہور مہم کی پہلی گولی چلائی گئی۔ اور غیر مسلموں بالخصوص سکھوں کے مسلح جتھے بعض مشہور سیاسی لیڈروں کی قیادت میں پولیس اور فوج کی امداد کے ساتھ قتل۔ لوٹ اور غارت گری کی نیت سے اپنے نہتے مسلمان ہمسایوں پر چل پڑے

دشمن کی سازش منظم اور ایک زبردست حکومت کی پشت پناہی کے بل پر تھی جیسے برطانی سامراج کی شہ نے دیوانہ بنایا ہوا تھا۔ بھولا مسلمان اسے مذہبی جنونیوں کا عارضی اور ناپائیدار ریلا سمجھ کر اس کے مقابلے کے لئے نبرد آزما ہوا۔ لیکن تابکے۔ باپ اور بیٹے کی جنگ کی معنے حکومت سے رعایا کا مقابلہ کب تک بالآخر جان۔ مال۔ اور عزت کی قربانی دے کر مغربی پنجاب (پاکستان) کو ہو لیا۔ اس وقت اس صوبے کی سمت جس کی ٹرانسپورٹ پر دشمن قابض تھا۔ اور وہ ہر کام کی جڑ تقسیم سے پہلے ٹھکانے لگا چکا تھا جس کے تمام معاشی پروگرام معطل ہو چکے تھے کارخانے بند اور فیکٹریاں ویران تھیں ڈاکٹروں اور ادویہ کی کمی زخمیوں کی داد رسی کے لئے کبھی حوصلہ نہ دلاتی تھی۔ اور ضروریات زندگی کی بہم رسانی کا سوال تو زندگی سے بھی زیادہ اہم صورت اختیار کر گیا تھا۔

مہاجرین کی آمد

ستمبر اور اکتوبر۔ ان دو مہینوں میں سر برہنہ دوشیزاؤں ترشے ہوئے ہاتھ پاؤں سے بھری ہوئی گاڑیوں اور پیدل قافلوں کی صورت میں نڈھال و ناتواں پناہ گزینوں کی آمد و رفت کا تانتا بندھا رہا۔ اوسط آمد ۱۵ ہزار روزانہ رہی۔ اس جگر سوز کہانی کو دوہرا کر پرانے زخموں کے ٹانکے توڑنے اور غم بڑھانے سے کیا فائدہ۔ القصہ جن سے جس طرح بن پڑا گرتا پڑتا اس خطۂ امن و امان میں پہنچ گیا۔

اکتوبر کے سیلاب کے بعد جو جائزہ لیا گیا۔ اس نے بتایا کہ ۵۵ لاکھ لامرکز پاکستان آ گئے ہیں۔ بڑے محتاط تخمینے کی رو سے ۵ سے دس لاکھ تک قتل اور مرتد کئے جا چکے ہیں ۵۰ لاکھ غیر مسلموں کی چھوڑی ہوئی جائدادوں پر آباد ہو چکے ہیں۔ پانچ لاکھ کیمپوں میں ہیں۔ اور ابھی ہماری ۵۵ ہزار مائیں بہنیں اور بیٹیاں دشمن کے قبضے میں ہیں۔

سپیشل کمیٹی کا تقرر

کیمپوں میں پڑے رہنے والے پانچ لاکھ مہاجرین کی تعداد ایسی کم تعداد تو تھی نہیں جسے نظر انداز کر دیا جا سکتا۔ لہٰذا انخلا کے کام سے فراغت کے معاً بعد حکومت نے ان کو بسانے کے لئے اراضی پر ناجائز قابضوں کی جانچ پڑتال کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ چند تجربہ کار مال کے افسروں کی ایک سپیشل کمیٹی کا تقرر عمل میں لایا گیا۔ جس نے جون کے آخر تک ۶۶ ہزار ایکڑ اراضی ناجائز قابضوں سے برآمد کر کے قریباً ۲۰ ہزار پناہ گزینوں کو آباد کرایا۔

لیکن ابھی ساڑھے چار لاکھ کا مسئلہ حل طلب ہے۔ یوں سے ساڑھے چار لاکھ ہمارے ہی جیسے غریب الوطن اور لامرکز ابھی خیموں میں پڑے گل سڑ رہے ہیں۔ اور انہیں سر چھپانے کے لئے مستقل طور پر کوئی چھپر تک نصیب نہیں ہوا۔ وہ ابھی حکومت کے لنگر سے کھانا کھا رہے ہیں۔ امداد کے خوگر ہو چکے ہیں اور آرام طلبی سے دن بدن مضمحل اور ناکارہ ہوتے جا رہے ہیں۔

کیوں؟

اس لئے نہیں کہ حکومت نے انہیں آباد کرنے کی طرف خاطر خواہ توجہ نہیں دی۔ بلکہ اس لئے کہ ہم آنے والوں نے حکومت کا اس کام میں نیک دلی سے ہاتھ نہیں بٹایا۔ اس لئے کہ ہم نے عذاب الٰہی کا ایک تھپیڑ کھا کر بھی اپنے کردار کو صراط مستقیم پر چلانے کا عہد نہ کیا۔ جو یہاں تھے۔ اور جن پر مہمان نوازی کا فرض عائد ہوتا تھا۔ وہ غیر مسلموں کے چھوڑے ہوئے مال پر اسے مال غنیمت جان کر پل پڑے اور جو اپنے خدا سے محض جان اور عزت کی سلامتی کا عہد کر کے سرحد پار کر کے پاکستان پہونچے تھے۔ وہ بھی یہاں آ کر مال و منال کی ذلیل دلدل میں کچھ اس طرح دھنس گئے۔ کہ اب ابھرنے کی ہر کوشش انہیں اور نیچے لے جا رہی ہے۔ وہ یہاں آ کر بھول گئے۔ کہ پناہ گاہوں کو مستقل طور پر گوشہ عافیت سمجھ لینا موت کے مترادف ہوتا ہے۔ وہ بھول بیٹھے کہ وطن کی محبت ایمان کا اعلےٰ ترین جزو ہے۔ ہمیں اپنے وطن کی بہاروں میں لوٹ کر اپنی کھوئی ہوئی سربلندی اور لٹے ہوئے وقار کو دوبارہ حاصل کرنا ہے۔ وہ اپنے حاکم اعزہ و اقارب کی سفارشوں اور فرمائشوں کے پروانے لے کر گھومنے لگے۔ اور پھر زمینوں کارخانوں۔ دوکانوں اور فیکٹریوں کے جنگل میں پھنس گئے۔ گویا گڑھے سے نکل کر کنوئیں میں گر گئے۔ اور اب انہیں نہ سفر کی فکر ہے نہ منزل کی وہ اس قدر بے خود ہو گئے ہیں کہ کھلے آسمان کے نیچے گلنے سڑنے والوں کی جگہ خراش جنہیں سنکر بھی ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

اوپری ہمدردی

یہاں آ کر اب انہوں نے اوپری ہمدردی سیکھی ہے ستم اور اندھیر تو یہ ہے۔ کہ غریب الوطنوں کے ہاں غریب الوطنوں کے لئے گنجائش نہیں نکلتی۔

تنقید بے جا

آپ کی تنقید بے جا اور مسلم کہ آپ کے ارباب سیاست نے آپ سے دریافت کئے بغیر آپ کو فسادات کے جہنم میں جھونک دیا۔ انہوں نے اگر تقسیم قبول کرنا تھی۔ تو پیش از وقت انخلا کی کوئی جامع و مانع سکیم تیار کرتے آپ جب سر پر پاؤں رکھ کر یہاں پہونچے تھے تو آپ کو منظم سکیم کے مطابق بسایا جاتا۔ تاکہ آپ یوں پراگندہ اور بے سہارا نہ ہوتے حکومت کی کوتاہیوں اور لغزشوں پر آپ کی یہ منصفانہ تنقید بجا۔ لیکن ہمارا روئے سخن اس وقت آپ سے ہے۔ کہ جس خطے نے مصیبت کے وقت آپ کے لئے اپنی آغوش وا کی۔ آپ نے وہاں پہونچ کر اس کی دولت میں کیا اضافہ کیا۔ اس کی رونق کو کیا چار چاند لگائے۔ اس کے دکھوں کا کس قدر مداوا کیا۔ اور دشمن کے مقابلے پر اپنی سربلندی کا بھرم رکھنے میں اس کا آپ نے کہاں تک ہاتھ بٹایا۔

آج آپ کو اپنے مقدس وطنوں کی محبوب چار دیواریوں سے جدا ہوئے پورا ایک سال گزر چلا ہے۔ پورا ایک سال۔ آپ کہیں گے ایک سال کہاں۔ ابھی کل ہی کی بات تو ہے۔ لیکن وقت آپ کے لئے اپنی رفتار بدل دے آخر کیوں۔ اور پھر ان ایام میں جب تغیرات کی گاڑی کچھ اس تیز رفتاری سے چل رہی ہے کہ پرانے اندازے اور پیمانے ناقابل اور غلط ثابت ہو کر رہ گئے ہیں۔ اور جب کارکنان قضا و قدر قدم قدم پر چرکے دے دے کر آپ کو چوکنا کر رہے ہیں۔

حکومت کے عزائم

آپ کی اکھڑ اور نادان حکومت مصائب

دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

کے اس دور میں آخر کیا کچھ کرتی۔ آپ کے اخلاص کا معاملہ کچھ ایسا سیدھا نہ تھا کہ ایک نوزائیدہ حکومت اُس سے اس خوش اسلوبی سے عہدہ برآ ہو سکتی۔ اور اب وہ آپ کے مستقبل کو پائیدہ بنانے کی ہر ممکن فکر میں ہے۔ دشمن نے مشرقی پنجاب سے آنے والی نہروں کا پانی بند کرنے کی دھمکی دی۔ اس نے فوراً گنڈیرہ نہر کی از سرِ نو کھدائی کر کے چند سالوں کے کام کو چند ماہ میں انجام دے کر دشمن کی اکڑ فوں کو اس قدر شل کر دیا کہ اب اسے اپنی پوزیشن خطرے میں محسوس ہو رہی ہے۔

تھل پراجیکٹ کی ۱۸ لاکھ ایکڑ بنجر اراضی کو فوری طور پر قابل کاشت بنانے کی تجویز پر عمل شروع ہو چکا ہے۔ مردول ہائیڈل سٹیشن سے ۲۳ ہزار کلوواٹ بجلی کی طاقت پیدا کرنے کے لئے تین بند آبشار زیر تعمیل ہیں۔ صوبے بھر میں صحت عامہ کے پیش نظر فارموں اور ڈیریوں کا جال پھیلانے کی غرض سے ۱۲ ہزار ۲۹۷ ایکڑ اراضی تیار کی جا رہی ہے۔ غیر مسلموں کے چلے جانے سے مغربی پنجاب کی صنعتی زندگی کو جو صدمہ پہنچا تھا اور دستکاری کی مارکیٹ میں جو خلا پیدا ہو چکا تھا اسے پُر کرنے کے لئے ملتان۔ لائلپور۔ جھنگ۔ اوکاڑہ۔ مدشاہ پور اور گوجرانوالہ میں امداد باہمی کے ماتحت گھریلو کھڈیوں اور چرخوں کے کام کو رواج دیا جا چکا ہے۔ جوں توں کر کے کھول دیئے گئے ۲۲۶ کارخانوں میں سے ۱۸۰ چالو کر دیئے گئے ہیں۔ تعلیم کے نصاب بدلے جا رہے ہیں۔ ہائی کلاسز میں اردو کے ایم۔ اے کی کلاس کھل رہی ہے۔ آٹھویں جماعت تک دینیات کی تعلیم لازمی قرار دینے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اور کوئی دن میں اردو ہماری قومی زبان کی حیثیت سے حکومت کے ہر شعبے پر مسلط ہونے والی ہے

عوام کا تعاون

لیکن کیا یہ حکومت کے ارادے اور ملک کی فلاح و بہبود کی یہ بیل آپ کے تعاون کے بغیر ہی منڈھے چڑھ جائے گی۔ گویا ایک سحر اور منتر ہے جو حکومت پڑھ کر پاکستان کے چپے چپے میں ذرے ذرے پر پھونک دے گی اور یہ لق و دق صحرا یہ ٹنڈ منڈ سے ویران و سنسان جنگل یکدم ہرے بھرے گلزاروں میں تبدیل ہو جائیں گے مگر یہ سب کچھ کب اور کس طرح ہو گا۔ جب کہ آپ کا بلکہ ہم سب کا یہ عالم ہے کہ ہم نے ابھی تک یہ بھی محسوس کرنا شروع نہیں کیا کہ اب ہم ایک آزاد ملک کے آزاد باشندے ہیں۔ اور حکومت کی ساری ذمہ داریوں کا احساس ہمارا ایک قومی فرض ہے۔

ہماری آنکھوں کے سامنے لاکھوں ہمارے بھائی ایسے ہیں کہ فاقوں سے مر رہے ہیں۔ لیکن ہمیں ذخیرہ اندوزی ہی سے فرصت نہیں ملتی۔ ہم نے ابھی تک پاکستان کا مطلب لا الٰہ الا اللہ کہہ لینے کے بعد وہ چلتی ماؤں بہنوں اور بیٹیوں پر آوازے کسنا نہیں چھوڑا۔ ابھی ہماری اکتالیس ہزار جوان دوشیزائیں دشمن کے قبضے میں ہیں۔ اور ہماری راتیں نگاروں میں بسر ہوتی ہیں۔ ہمارے ملک کو اس وقت کوڑی کوڑی کی ضرورت ہے۔ لیکن ہم اپنے زینت و زیبائش کے بجٹ میں اس کے تحفظ کے لئے بچت یا کفایت کی کوئی گنجائش نہیں پاتے دشمن خوفناک کاموں کی انجام دہی میں مصروف ہے اور ہم نعرہ بازی میں مشغول۔ ساری دنیا میں مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کیا جا رہا ہے۔ لیکن ہمیں سچے دل سے اپنی جبینوں کو اس بلند و الا ذوالجلال کے حضور التجائے اعانت کے لئے جھکا دینے کی توفیق نہیں ملی۔ اب بھی ہم نے ذاتی اغراض کو پورا کرنے کے لئے اسلام و شریعت اور قرآن کو سیاسی حربے کے طور پر استعمال کرنا نہیں چھوڑا۔ دشمن کی طرف سے یورشوں کی انتہا ہو رہی ہے ملک کا ہر محاذ اور ہر راستہ پُرخطر ہو رہا ہے۔ لیکن ہماری سراغرسانی کی لت ابھی گئی نہیں۔ اور ہم بدستور اپنے ہی محل کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ہم میں اب بھی ہر مقام پر ہر قیمت پر دشمن کو اپنے مطلب اور ڈھب کے کارکن مل جاتے ہیں۔ جنہیں وہ ہمارے ہی خلاف استعمال کرتا ہے۔ القصہ ابھی ہم جو چاہتے ہیں۔ وہ خود نہیں کرتے بلکہ اسکے خلاف ناسازگار ماحول پیدا کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

بتائیے ان حالات کو دیکھتے ہوئے۔ حقائق سے روگردانی اختیار کر کے ہم آج جبکہ ہماری مملکت کو معرض وجود میں آئے پورا ایک سال گزر چلا ہے مجاہدانہ تمکنت سے سٹیج پر آ کر مادر وطن کو کس منہ سے یہ مژدہ سنا سکتے ہیں۔ کہ اے ہمارے وطن کی محبوب و مقدس سرزمین ہم نے اپنے مقدور کی انتہا تک تیری خدمت کرنے اور تیری عزت کا بول بالا کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور اب وہ دن دور نہیں جب ہم اپنی مسلسل اور ان تھک مساعی سے تجھے رشک صد آسمان بنا دیں گے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئٹہ میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

(نامہ نگار الفضل)

کوئٹہ ۷ر اگست۔ آج عید کا روز تھا۔ عید کی نماز یارک ہاؤس میں ہی پڑھی جانی تھی۔ عید کی نماز کے لئے دس بجے کا وقت مقرر تھا۔ احباب جماعت ۹ بجے سے آنے شروع ہوئے اور پونے دس بجے تک تمام جگہ پُر ہو چکی تھی۔ دس بجنے میں ابھی سات منٹ باقی تھے کہ حضور تشریف لے آئے۔ اور بیٹھ کر احباب کا انتظار فرماتے رہے۔ حضور نے سوا دس بجے عید کی نماز پڑھائی۔ اس کے بعد خطبہ عید پڑھا۔ حضور نے فرمایا۔ اس وقت اسلام کی حالت بہت خستہ ہے۔ اس کی سخت ہتک اور توہین کی گئی ہے۔ مسلمانوں کو ہندوستان سے نکالا گیا ہے۔ ان کے مقدس مقامات ان سے چھین لئے گئے ہیں۔ مساجد جو عبادت ہی کے لئے مخصوص تھیں انہیں اصطبل بنایا ہوا ہے۔ اسلام کے بزرگ ہستیوں کی قبروں کی نہ صرف کوئی نگرانی کرنے والا نہیں ہے۔ بلکہ کتے پیشاب کرنے والے ہوتے ہیں۔ کوئی بھی مسلمان اور مومن اس کسمپرسی کی حالت میں چین سے نہیں بیٹھ سکتا وہ اس وقت بیتاب رہتا ہے۔ جب تک کامیاب نہ ہو جائے۔ اس بے چینی کی حالت میں اگر کوئی مسلمان عید منانے میں شامل نہیں ہوتا۔ تو وہ بھی حقیقی مسلمان اور مومن نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول نے آج عید منانے کو کہا ہے۔ مگر وہ اس میں حصہ نہیں لیتا۔ حقیقی مومن وہی شخص ہے جو اپنے اندر کسمپرسی کی حالت پر اپنے دل کو مجروح پاتا ہے۔ اس کا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔ اس کے باوجود وہ عید میں اسلئے شامل ہوتا ہے اور اسے مناتا ہے کہ اس کے منانے کا حکم خدا نے دیا ہوا ہے۔

سوا گیارہ بجے خطبہ عید و دعا ختم ہوئی۔ حضور نے از راہ شفقت احباب جماعت کو معانقہ کا شرف بخشا۔

آج بارہ بجے کے قریب معزز غیر احمدی احباب حضور کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ حضور نے انہیں شرف باریابی بخشا۔

عصر کی نماز کے بعد ساڑھے چھ بجے مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ نے حضور کے اعزاز میں فروٹ پارٹی دی۔ جس میں حضور اقدس کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ جس میں خدام نے خواہش کا اظہار کیا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کو نصائح سے مستفید فرمائیں۔ تلاوت و نظم کے بعد قائد مجلس نے سپاسنامہ حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ اس کے بعد حضور نے تقریر فرمائی۔ حضور نے فرمایا۔ قرآن کریم کی صحت کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ بعض احباب تو قرآن کریم کو غلط پڑھتے ہیں۔ اور اس کی تصحیح کا خیال نہیں رکھتے۔ اس طرف احباب کو توجہ دینی چاہیئے اور صحیح تلاوت سیکھنی چاہیئے۔ حضور نے فرمایا۔ جماعت کا نوجوان طبقہ ابھی تک مغربی ذہنیت کا دلدادہ ہے۔ داڑھی منڈھواتا ہے بودے رکھتا ہے۔ انگریزی لباس پہنتا ہے اور اس فیشن کی تقلید کرنے کو لابدی سمجھتا ہے انہیں یاد رکھنا چاہیئے انکے پیش نظر ایک اہم مقصد ہے۔ وہ اس وقت تک اسمیں کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک وہ مغربی فیشن اور تہذیب کو چھوڑ کر اسلامی تہذیب کو اختیار نہیں کرتے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ فیشن کو چھوڑنے پر اپنے احباب کی ملامت اور ان کی ہنسی مذاق کا نشانہ بننا پڑے گا۔ لیکن جب تک وہ لعن طعن اور ملامت کی تلواروں کے وار کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اسکا مقابلہ کرنے کیلئے اپنے آپ کو تیار نہیں کرتا اس وقت تک وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اور حصول مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اسلامی تہذیب کو اپنانے کی کوشش کریں۔ تا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں

افریقہ میں تبلیغ اسلام

ملک کے طول و عرض میں ہندوستانی مبلغین کے علاوہ افریقن مبلغین نے عرصہ زیر رپورٹ میں ۵۰ مقامات کا دورہ کیا۔ سترہ سے زائد پبلک لیکچر دیئے۔ انفرادی تبلیغ اس کے سوا کی۔ لیکچروں میں حاضرین کی تعداد ۱۲۵۶ تھی۔ ایک صد چار اصحاب سے ان کے مقامات پر پہنچ کر ملاقات کی گئی۔ اور پیغام حق پہنچایا گیا۔ تین صد بتالیس میلوں کا سفر پیدل اور لاری کے ذریعہ کیا گیا۔ ان حقیر کوششوں کے نتیجہ میں ۱۹ اصحاب کو ہدایت نصیب ہوئی اور وہ آغوش اسلام میں لائے گئے جن میں سے کچھ بتوں کے پجاری اور کچھ انسانوں کے عابد تھے اور بعض کا دین ہی کچھ نہ تھا۔ ابھی بہت سے ہیں۔ آخیر میں میں احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہماری کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم\
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

خاکسار۔ بشارت احمد امروہی مبلغ افریقہ

پتہ مطلوب ہے

میرے بھائی کوارٹر ماسٹر جمعدار غلام محمد صاحب سٹیٹ فورسز آفس قلات میں ملازم تھے۔ آج تک یعنی ستمبر ۴۷ء کے بعد ان کے متعلق یا ان کے بال بچہ کے متعلق کوئی اطلاع نہیں ملی کئی خطوط لکھے۔ لیکن کوئی جواب نہ آیا۔ اگر کسی واقف کار صاحب کو علم ہو گا وہ اب کہاں ہیں۔ اور انخلاء قادیان کے بعد ان کا بال بچہ کہاں ہے پتہ ذیل پر اطلاع دیں۔

(غلام حسین اخوند زادہ تخت ہزارہ بھلوال)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

قائد اعظم

(از رشید احمد)

ابتدائی زندگی

قائد اعظم محمد علی جناح ۲۵ دسمبر ۱۸۷۶ء بروز اتوار پاکستان کے دارالحکومت کراچی کے ایک متمول خاندان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سندھ مدرسہ ہائی سکول میں حاصل کی اور مشن ہائی سکول کراچی سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ ۱۸۹۲ء میں ۱۶ برس کی عمر میں آپ مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے انگلستان تشریف لے گئے اور وہاں "لنکن ان" نامی درسگاہ میں داخل ہوئے۔ ۱۸۹۶ء میں بیرسٹری کا امتحان پاس کر کے آپ واپس کراچی آ گئے۔

۱۹۱۸ء میں ایک پارسی رئیس سرڈنشا پیٹٹ کی صاحبزادی سے آپ کی شادی عمل میں آئی۔ شادی سے ایک دن قبل آپ کی اہلیہ نے قبول اسلام کیا۔ اور اسلامی طریق سے اعلان نکاح ہوا۔

سیاسی جدوجہد کا آغاز

قیام انگلستان کے زمانہ میں آپ کا تعارف اس زمانہ کے مشہور ہندوستانی سیاسی لیڈر مسٹر دادا بھائی نوروجی سے ہوا جو ان دنوں انگلستان میں ہی مقیم تھے۔ اور وہاں کی انڈین سوسائٹی کے صدر تھے۔ مسٹر دادا بھائی کی مردم شناس نظروں نے بہت جلد آپ کی غیر معمولی ذہنی قابلیت کو بھانپ لیا چنانچہ انہوں نے آپ کو اپنا پرائیویٹ سیکرٹری مقرر کر لیا۔

کانگرس میں شمولیت

۱۹۰۶ء میں آپ کی زندگی کا ایک نیا دور شروع ہوا جب کہ آپ انڈین نیشنل کانگرس میں شامل ہو کر ملکی سیاسیات میں سرگرم حصہ لینے لگے۔ چنانچہ ۱۹۰۶ء میں جب مسٹر دادا بھائی نوروجی کی صدارت میں کانگرس کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا تو آپ نے پہلی بار کانگرس کے سٹیج پر تقریر کی۔ ۱۹۱۰ء میں آپ امپیریل کونسل کے رکن بن گئے۔ کونسل میں آپ کی سعی سے ابتدائی لازمی تعلیم۔ فوج میں ہندوستانی تناسب اور وقف اولاد کے بل پاس ہوئے۔ امپیریل کونسل میں آپ نے جو پر زور اور مدلل تقریریں کیں۔ ان کی وجہ سے آپ کی قابلیت کی دھاک بیٹھ گئی۔ اپریل ۱۳ء میں آپ مشہور لیڈر مسٹر گوکھلے کے ہمراہ دوسری بار انگلستان گئے۔ اور وہاں لنڈن انڈین ایسوسی ایشن قائم کی۔ اور اس کے ذریعے ان پابندیوں کو دور کرنے کی کامیاب کوشش کی۔ جو ان ایام میں انگلستان کے ہندوستانی طلباء پر عائد تھیں۔

چودہ نکات اور کانگرس سے علیحدگی

قائد اعظم نے نہایت اخلاص اور تندہی سے کانگرس کی جدوجہد میں حصہ لیا لیکن دیگر مسلمان کانگرسی لیڈروں کی طرح آہستہ آہستہ آپ نے محسوس کیا کہ کانگرس کی جدوجہد کا واحد مقصد ملک میں ہندو راج کا قیام ہے۔ اس احساس کے نتیجہ میں آپ نے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے مندرجہ ذیل ۱۴ چودہ نکات مرتب کئے۔ جو مسلمانان ہند کی جدوجہد آزادی میں تاریخی اہمیت کے حامل ہیں

(۱) صوبوں کو مساوی اور کامل خود اختیاری دیدی جائے۔

(۲) اقلیتوں کی اسمبلی میں موثر نیابت دی جائے لیکن اس سلسلے میں اکثریت کو گھٹا کر اقلیت یا مساویانہ حیثیت تک نہ پہنچا دیا جائے۔

(۳) ملک کا دستور اساسی وفاقی شکل کا ہو۔ یعنی سوائے چند ایک مشترکہ معاملات کے باقی سب اختیارات صوبوں کو دیدیئے جائیں۔

(۴) مرکزی لیجسلیچر میں مسلمانوں کی نمائندگی کم از کم ایک تہائی ہو۔ (۵) جداگانہ انتخاب رائج رہے۔ بشرطیکہ کوئی اقلیت اپنی خوشی سے اس سے دستبردار ہو جائے۔ (۶) صوبوں کی کوئی ایسی تقسیم عمل میں نہ لائی جائے۔ جس کا اثر بنگال۔ پنجاب سندھ اور سرحد کی اکثریت پر پڑے (۷) ہر قوم کو عقیدہ۔ عبادت۔ مذہبی رسوم۔ تعلیم اجتماعی تنظیم اور تبلیغ کی مکمل آزادی حاصل ہو (۸) کسی لیجسلیچر میں کوئی ایسی قرارداد پاس نہ کی جائے جسے متعلقہ قوم کے نمائندوں کا تین چوتھائی حصہ اپنے قومی مفاد کے منافی سمجھے (۹) سندھ کو جداگانہ صوبہ بنایا جائے (۱۰) سرحد اور بلوچستان میں اصلاحات رائج کی جائیں (۱۱) ملازمتوں میں مسلمانوں کا حصہ مخصوص کر دیا جائے۔ (۱۲) کلچر۔ تہذیب و تمدن زبان۔ رسوم اور پرسنل لاء اور تعلیم اور مذہبی اداروں کی حفاظت کا مسلمانوں کو یقین دلایا جائے (۱۳) صوبوں اور مرکزی کابینہ میں کم از کم ایک ثلث مسلمان لئے جائیں۔ (۱۴) دستور اساسی میں مسلمان نمائندوں کی رضامندی کے بغیر کوئی بنیادی تبدیلی کی جائے

مسلم لیگ میں شمولیت

کانگرس نے ان چودہ نکات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں قائد اعظم کانگرس سے علیحدہ ہو گئے۔ اور مسلم لیگ میں شامل ہو کر اسے حیات تازہ بخشی مسلم لیگ کا سنگ بنیاد ۱۹۰۶ء میں رکھا گیا۔ پہلا اجلاس ۳۰ دسمبر ۱۹۰۶ء کو بمقام ڈھاکہ نواب وقار الملک کی صدارت میں ہوا۔

۱۹۳۴ء میں لکھنؤ میں مسلم لیگ نے اپنے سالانہ اجلاس میں قائد اعظم کو صدر منتخب کیا اس وقت سے ۴۷ء تک آپ ہی صدر رہے ہیں۔ اس سے قبل ۱۶ء میں بھی آپ لیگ کی صدارت کر چکے تھے۔

۱۹۳۴ء میں آپ کے صدر بننے کے بعد مسلم لیگ میں زندگی کی ایک نئی لہر دوڑ گئی۔ چنانچہ اس کے بعد لیگ نے جلد جلد ترقی کی منازل طے کر لیں۔ اور وہ مسلمہ طور پر برعظیم ہند کے دس کروڑ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت بن گئی۔ ۱۹۴۰ء میں مسلم لیگ نے آپ کی صدارت میں بمقام لاہور قرارداد پاکستان پاس کی۔

۱۹۴۵ء میں جنگ عظیم ختم ہونے کے بعد ہندوستان اور برطانیہ کے نمائندوں کے درمیان پھر آئینی گفت و شنید شروع ہوئی۔ جو کئی مراحل میں سے گزری اور ۴۷ء تک جاری رہی۔ اس تمام گفت و شنید میں مسلمانان ہند کی طرف سے قائد اعظم ہی حصہ لیتے رہے۔ حتیٰ کہ ۱۵ اگست ۴۷ء کو مسلم لیگ کا مطالبہ پاکستان تسلیم کر لیا گیا۔ اور برعظیم ہند میں دنیا کی سب سے بڑی آزاد اسلامی حکومت معرض وجود میں آئی۔ اور قائد اعظم اس کے پہلے گورنر جنرل مقرر ہوئے۔

قائد اعظم کی زندگی کی قابل تقلید مثالیں

(۱) ۱۱ اپریل ۳۲ء کو مرکزی اسمبلی میں اٹاوہ بل پر بحث ہو رہی تھی۔ اس اثناء میں آپ کو بمبئی سے ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی پیشکش کی گئی۔ لیکن چونکہ ملی مفاد کی خاطر آپ بحث میں شرکت ضروری سمجھتے تھے۔ اس لئے آپ نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

(۲) اخبار ملت دہلی میں ایک مسلم ریاست کے خلاف مضمون شائع ہوا۔ اس ریاست نے اخبار کے خلاف دعویٰ دائر کر دیا اور دعوے کی پیروی کے لئے ایک رقم خطیر پیش کی۔ قائد اعظم چونکہ اس بارے میں ریاست کو حق پر نہیں سمجھتے تھے۔ اس لئے آپ نے مقدمہ کی پیروی کرنے سے انکار کر دیا۔ اور اس طرح قوم کے سامنے یہ نمونہ پیش کیا۔ کہ بڑی بڑی رقم کی خاطر بھی اپنی ضمیر کو بیچنا نہیں چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم آزادی
غم اور خوشی کا توام دن

آج یوم آزادی ہے۔ مملکت پاکستان کو ظہور میں آئے ہوئے ٹھیک ایک سال ہو گیا۔ کل مال روڈ لاہور پر پاکستان کی فوجیں پریڈ کریں گی۔ ملکہ وکٹوریہ کے بت کے سامنے ہز ایکسیلینسی گورنر فوجوں کی سلامی لیں گے۔ ۳ بجے دوپہر باغ جناح دلہن کی طرح سجایا جائے گا۔ اور بچوں میں مٹھائیاں تقسیم کی جائینگی۔ پانچ بجے عصر کے وقت گلستان فاطمہ میں چائے کی دعوت ہو گی۔ جس میں ٹکٹ لے کر پاکستان کا ہر ایک شہری شریک ہو سکے گا۔ غروب کے بعد شہر کی پرائیویٹ اور پبلک عمارتوں پر چراغاں کی جائے گی۔

ہم احمدی جماعت کے افراد کو اپنے محبوب مرکز سے نکلے ہوئے ایک سال ہو گیا تعلیم الاسلام کالج۔ فضل عمر۔ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ہمارے بورڈنگ ہاؤس پر سکھوں کا قبضہ ہے۔ ہماری مسجد نور سکھوں کی پناہ گاہ ہے حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کی کوٹھی جس میں ہمارے امام و آقا حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی روح پاک اعلیٰ کے حضور حاضر ہوئی۔ ایک ہندو گوردیال کے قبضہ میں ہے حضور کی لاکھوں کی قیمتی کتب پر حکومت مشرقی پنجاب بالجبر قابض ہے ہمارے قومی شیرازہ کو درہم برہم کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا۔ کیا ہم آرام سے بیٹھ سکتے ہیں۔ ہم سوگوار ہیں۔ اور آنکھیں پرنم۔ اے مولیٰ تو ہماری مدد کر۔

عبدالوہاب عمر۔ خلیفہ حضرت خلیفہ اولؓ جودھامل بلڈنگ لاہور

اُستادوں کی ضرورت

مشرقی افریقہ میں گورنمنٹ سکولوں میں ٹرینڈ گریجوایٹ استادوں کی ضرورت ہے۔ کوئی دوست آنا چاہیں۔ تو اپنی درخواست اگر ہو سکے تو مع اپنے فوٹو کے معہ نقول سندات وغیرہ کے جو سر نامہ چھوڑ کر ٹائپ شدہ ہوں۔ ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ تنخواہ ابتدائی پانچ اور چھ صد شلنگ ماہوار تک حسب لیاقت ملنے کی توقع ہو گی۔ اور ملک میں داخلہ کے لئے پرمٹ بھیجے جائیں گے

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

(پوسٹ بکس نمبر ۱۶۳ کسومو مشرقی افریقہ)

ماہوار نقشہ بیعت بابت جولائی ۴۸ء

اندرون ہند و پاکستان عرصہ زیر رپورٹ میں کل ۸۰ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ روزانہ اوسط چار کس رہی۔ جون میں روزانہ اوسط تین کس تھی۔ تعداد بیعت کے لحاظ سے حلقہ جات سیالکوٹ گوجرانوالہ و لاہور کا کام باقی حلقہ جات کی نسبت بہتر ہے۔

ممالک غیر میں ۲۴۴ بیعتیں ہوئیں۔ تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے (انچارج دفتر بیعت رتن باغ لاہور)

نام جماعت	تعداد بیعت	نام جماعت	تعداد بیعت	نام جماعت	تعداد بیعت	نام جماعت	تعداد بیعت
ضلع سیالکوٹ		ضلع گجرات		ضلع مظفر گڑھ		پشاور	
جنڈو ساہی	۲	شیخ پور	۲	شہر سلطان	۱	شیخ محمدی	۳
باسو ینوں	۱	چک ۲۸	۲	جتوئی جنوبی	۱	حیدرآباد	
ہرڈو	۸	سرائے عالمگیر	۱/۵	لیہ	۱/۳	عثمان آباد	۱
مالکی	۴	ضلع شیخوپورہ		یو۔پی		ضلع کیمبل پور	
سیالکوٹ	۱	ڈھیریدا ابازدہ	۱	غوث پور	۱	ڈھیری لگال	۱
گھنو کے ججہ	۱	بہوڑو چک	۲/۳	گڑھی بخشہ	۱/۲	ممالک غیر	
دولو والی	۱	ضلع جہلم		ریاست جموں		ننگا پور	۸
تلونڈی عنایت خان	۱	جہلم	۱	کٹھ پورہ	۳	حضرموت	۱
چانگریاں	۵/۲۴	بڈھیالا کلاں	۱/۲	کوہاٹ	۱	ہینگ لینڈ	۲
ضلع گوجرانوالہ		ضلع ملتان		کوئٹہ	۱	انگلینڈ	۲
تلونڈی لاہوالی	۱	دناڑی کلاں	۱	ضلع منٹگمری		جاوا	۲۲۷
مدرسہ	۲	صوبہ اڑیسہ کٹک		چک ۶	۴	سیلون	۲
منصور والی	۵	کرڈا پلی	۱	اوکاڑہ	۱/۵	کنیا کالونی	۲
پاڑلکھن	۱	دھواں ساہی	۱	بمبئی	۱	میزان	۲۴۴
ٹھٹہ ثابت شاہ	۱	کوئیلو	۱	صوبہ سندھ			
دھونگ	۱	کوسمبی	۱/۴	تلہ بنگلہ	۱		
پوہلہ	۸/۱۹	ٹراونکور مالابار		محمد آباد	۱/۲		
ضلع لاہور		کاڈھکارڈا	۱	ضلع سرگودھا			
لاہور چھاؤنی	۲	ضلع جھنگ		چک ۴۲	۳		
شمس آباد	۱۰	گھیانہ	۱	بنگال			
لاہور	۲/۱۴	سیال	۳/۴	منگال	۳		

پتہ مطلوب ہے

نظارت امور عامہ کو مندرجہ ذیل احباب کے موجودہ پتوں کی ضرورت ہے۔ اگر ان میں سے کسی دوست کی نظر سے یہ اعلان گذرے یا کوئی اور دوست یہ اعلان پڑھے۔ جس کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو وہ فوراً ناظر امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور کو اطلاع کر دیں

(۱) حکیم حشمت علی صاحب موضع ڈھیسیاں کاہنہ ضلع جالندھر (۲) مستری کھڑہ صاحب موضع فضل آباد ڈاکخانہ وڈالہ بانگر ضلع گورداسپور (۳) مولوی محمد شفیع صاحب سررشتہ دار نیابت تحصیلداری جبیند۔

ناظر امور عامہ لاہور پاکستان

فوری ضرورت!

ایک قابل اور تجربہ کار کمپونڈر کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند اپنی درخواستیں معہ نقول اسناد و پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق کے ساتھ ناظر امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور کو بھجوا دیں۔ اس ملازمت میں بہت مراعات دی جائیں گی۔ اور تنخواہ بھی معقول ہوگی۔

(ناظر امور عامہ)

دونوں جہان میں فلاح
پانے کی راہ
کارڈ آنے پر مفت
عبد اللہ الہ دین سکندرآباد

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

پتہ مطلوب ہے

جرمنی سے ہمارے نومسلم بھائی عبد اللہ کیپنے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ کہ ان کے ایک دوست منظور احمد قریشی تھے۔ جو پرتاپ پٹن۔ الور۔ راجپوتانہ میں چیف کلرک تھے۔ فسادات پنجاب کے بعد سے ان کا کوئی خط نہیں آیا۔ اگر کسی دوست کو منظور احمد صاحب قریشی کا علم ہو تو فوراً حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو اطلاع کی جائے۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو خود اطلاع دیں:۔ (عبد الرحیم درد از کوئٹہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب غیر ہیں وہی ہی اک دل کا یار جانی

دنیا نے کسی کے ساتھ وفا نہیں کی۔ لوگوں نے اس کے ساتھ دل لگایا۔ مگر اُسے اپنا نہ بنا سکے۔ اور یہ غیر کی غیر ہی رہی محبت کے قابل اور وفادار ہستی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اس لئے ہر وہ شخص جو یہ عہد کرتا ہے۔ کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ وہ اسلام کی اشاعت اور یتیموں اور بیواؤں اور دردمندوں کی امداد کے لئے اپنی آمد اور جائداد کی وصیت کرے۔ کون جانتا کہ موت کب آئے گی۔ اس لئے وصیت کرنے کے لئے جلدی کرنی چاہیئے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ جودھامل بلڈنگ لاہور)

مال کی حفاظت کا طریق

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ما خالطت الزکوٰۃ مالاً قط الا اھلکتہ

یعنی جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو مگر ادا نہ کی جائے بلکہ زکوٰۃ کا حصہ اس میں شامل رہنے دیا جائے۔ تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ و برباد کر دے گا۔ جس کی تصدیق دوسری حدیثوں میں یوں آئی ہے فیھلک الحرام الحلال کہ حرام مال یعنی عدم ادا شدہ زر زکوٰۃ حلال مال کو بھی لے ڈوبے گا۔ مثلاً ایک دوست کے پاس ایک ہزار روپیہ ہے۔ جس کی زر زکوٰۃ -/۲۵ روپے ہے ہزار روپے کو بھی لے ڈوبیں گے۔

پس وہ احباب جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے صاحب نصاب بنایا ہے وہ مطابق شریعت اسلامیہ زکوٰۃ ادا کر کے اپنے مالوں کو ہلاکت و تباہی سے محفوظ کر لیں (نظارت بیت المال)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

عوام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حبیب کوٹ جنکشن سکھر اور حبیب کوٹ جنکشن (لاڑکانہ سیکشن) کے درمیان ریلوے لائن ٹوٹ جانے کی وجہ سے گاڑیوں کی آمد و رفت کے اوقات میں ۱۱ اگست ۴۸ء سے مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی گئی ہیں۔

(۱) ۷ اپ / ۸ ڈاؤن۔ مسافر گاڑیاں صرف جیکب آباد اور کوئٹہ کے درمیان ہی آئیں جائیں گی۔

(۲) ۹ اپ / ۱۰ ڈاؤن۔ گاڑیاں صرف لاہور اور کوٹڑی کے درمیان ہی آئیں جائیں گی۔

(۳) ۲۱۱ اپ / ۲۱۲ ڈاؤن۔ اب حبیب جنکشن کی بجائے لاڑکانہ۔ سہولا شہداد کوٹ کے راستے سے کوٹڑی اور جیکب آباد کے درمیان چلتے جلتے گی۔

(۴) ۳ اپ اور ۴ ڈاؤن کوئٹہ میل بجائے کوٹڑی مراد ولاڑکانہ۔ سہولا شہداد کوٹ کی طرف چلا کرے گی۔

(۵) لاہور اور کوئٹہ کے درمیان ۱ اپ ۲ ڈاؤن پاکستان میل ٹرین کی آمد و رفت بند کر دی گئی ہے۔ مندرجہ بالا تبدیلیاں اور انتظامات عارضی ہیں۔ اور ریلوے گاڑیوں کی مرمت کے فوراً بعد پہلے انتظامات کے مطابق ہی ریل گاڑیاں جاری کی جائیں گی۔

(چیف اپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ)

شہر لاہور کے مقامی خریداروں کے لئے
طبیہ عجائب گھر کے تمام مرکبات ملنے کا پتہ:۔
یونیورسل ٹریڈنگ کمپنی جودھامل بلڈنگ لاہور

اعلان نکاح

کوئٹہ ۴ اگست ۱۹۴۸ء، سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بروز بدھ بعد از نماز عصر اپنی کوٹھی پارک ہاؤس لٹن روڈ کوئٹہ میں میرے لڑکے لفٹیننٹ محمود احمد خان کا نکاح ہمراہ نفیسہ بیگم بنت حافظ عبد الجلیل خان صاحب موچی دروازہ لاہور سے مبلغ دو ہزار روپیہ مہر پر پڑھا اور دعا فرمائی۔ دوست دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کی بہتری کا موجب بنائے۔ آمین۔

احمد اللہ خاں۔ کوئٹہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استصواب رائے یا تلوار ہی کشمیر کا فیصلہ کر سکتی ہے

کشمیر کی تقسیم کسی صورت میں قبول نہیں کیجا سکتی

چودھری غلام عباس اور سردار ابراہیم کے بیان

پشاور ۱۳ اگست - آزاد کشمیر کے نگران اعلیٰ چودھری غلام عباس نے ایک عام جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ غیر جانبدار رائے شماری سے حل ہو سکتا ہے یا پھر میدان جنگ میں - ہم دونوں صورتوں کے لئے ہر طرح تیار ہیں - چودھری غلام عباس نے کہا کہ کشمیر کی تقسیم کی کسی تجویز کو قبول کرنے کے لئے ہم تیار نہیں - مظفر آباد کل سے آزاد کشمیر کے صدر سردار محمد ابراہیم نے پنڈت نہرو کی تازہ تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ پنڈت نہرو اس طرح باتیں کرتے ہیں - گویا کشمیر نہرو خاندان کی جاگیر ہے - پنڈت جی یہ بھول جاتے ہیں - کہ کشمیر کشمیریوں کا ہے - جن میں ہندو بھی ہیں بدھ بھی اور مسلمان بھی -

سردار ابراہیم نے کہا کہ پاکستان کو پنڈت نہرو کی اس دھمکی کی طرف دھیان نہیں دینا چاہیئے کہ ہندوستان جنگ کے حلقے کو وسیع کر دے گا - سردار محمد ابراہیم نے کہا - کشمیر کی لڑائی ہندوستان کو کھوکھلا کر چکی ہے - اور اب مزید محاذ کھولنے کی طاقت ہندوستان میں نہیں -

عرب لیگ نے یہودیوں سے گفت و شنید کرنے سے انکار کر دیا

عرب بیت المقدس میں جنگ بند کرنے پر راضی ہو گئے

لندن ۱۲ اگست - کاؤنٹ برنادوٹ کو عربوں نے مطلع کر دیا ہے کہ بیت المقدس میں جو جنگ جاری تھی - وُہ اسے کل ساڑھے گیارہ بجے سے بند کر دینگے - یہودیوں نے ابھی تک اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے - کاؤنٹ برنادوٹ نے کہا ہے کہ بیت المقدس کے مبصرین نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ بیت المقدس میں لڑائی میں پہل کرنے کے ذمہ دار یہودی ہیں -

حکومت برطانیہ نے کاؤنٹ مذکور کو مطلع کیا ہے کہ عرب پناہ گزینوں کی امداد کے لئے وُہ ایک لاکھ پونڈ ان کے حوالے کر دے گی - عرب اعلیٰ کمیٹی نے سکیورٹی کونسل میں اپنے نمائندے جمال الحسینی کو واپس آنے کی ہدایت کر دی ہے اور کہا ہے کہ وُہ اپنا دفتر بند کر دیں - عربوں نے اس امر سے بھی مطلع کر دیا ہے کہ وُہ یہودیوں سے براہ راست گفت و شنید کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں -

سرحدی پولیس اور سرخ پوشوں میں تصادم

پشاور ۱۲ اگست - سرحد کی صوبائی حکومت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ آج موضع بابرا - تحصیل چارسدہ - ضلع مردان میں پولیس نے سرخپوشوں کے ایک مشتعل ہجوم پر گولی چلا دی - جس سے پندرہ آدمی ہلاک ہو گئے اور پچاس زخمی ہوئے -

اعلان میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ صوبائی حکومت نے ۵ اگست سے جلسوں اور جلوسوں پر پابندی لگا رکھی ہے تاہم آج بیشمار سرخپوش جن میں بہت سے مسلح بھی تھے - تحصیل چارسدہ ضلع مردان کے مختلف حصوں سے بابرا نامی گاؤں کے قریب اکٹھے ہو گئے - صوبائی حکومت اس جلوس کی خفیہ تجویزوں سے پہلے ہی آگاہ تھی - یہ ہجوم ایک بڑے میدان میں جمع ہو گیا - اور جب اسسٹنٹ کمشنر ہجوم سے منتشر ہو جانے کی اپیل کرنے کیلئے گئے - تو ہجوم نے ان پر پتھراؤ کیا - اور کسی نے ان پر پستول سے گولی بھی چلائی - پستول کا یہ فائر گویا ایک اشارہ تھا چنانچہ اس کے بعد ہجوم نے پولیس پر عام پتھراؤ شروع کر دیا - اور گولیاں بھی چلائیں - اس کے بعد ہجوم ایسے جارحانہ انداز میں پولیس کی طرف بڑھا کہ نقص امن کا خطرہ پیدا ہو گیا - کہ اگر فوراً ہی دفاعی کارروائی نہ کی گئی - تو ہجوم پولیس پر دھاوا بول دے گا -

چنانچہ پولیس کو گولی چلانے کا حکم دیدیا گیا اور جونہی ہجوم گاؤں اور قریبی جنگل میں منتشر ہونا شروع ہوا - گولی چلانا بند کر دیا گیا - اس حادثے میں ہجوم کے پندرہ آدمی مارے گئے اور پچاس زخمی ہوئے -

اس کے بعد فوج کی مدد سے جیسے موقع پر بلا لیا گیا تھا موضع بابرا کی تلاشی لی گئی اور بہت سا اسلحہ برآمد کیا گیا - اب صورت حال مکمل طور پر قابو میں ہے -

فرقہ وار جماعتوں کو نمائندگی نہیں دی جائیگی

نئی دہلی ۱۳ اگست معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے صوبائی حکومتوں کے نام اس امر کی ہدایات جاری کی ہیں کہ جہاں تک ہو سکے فرقہ وارانہ سیاسی جماعتوں کی نمائندگی کی درخواستیں قبول نہ کی جائیں اور ان کی سرگرمیاں ختم کرنے کی کوشش کیجائے -

خون کا مصنوعی پلازما

لندن ۱۳ اگست - برطانوی سائنسدانوں نے گنے یا چقندر کی چینی سے تیار کیا ہوا مصنوعی خون کا پلازما تیار کیا ہے خیال ہے کہ اسکی وجہ سے انسانی خون کی ۵۰ فیصد قدر پوری ہو جائیگی - اور ٹراپیکل علاقوں میں مزاروں جانوروں کو بچایا جاسکیگا -

لاہور میں سستے کھانے کی دکانیں

لاہور ۱۳ اگست - اناج کی بلیک مارکیٹ کو ختم کرنے کیلئے محکمہ راشننگ نے کچھ مدت ہوئی ایک نئی سکیم شروع کی ہے لاہور شہر راشننگ کے علاقے میں خاص خاص جگہوں پر پچیس دکانیں کھولی گئی ہیں - ہر دکان کو ایک بوری یومیہ دی جاتی ہے - جہاں سے پکی ہوئی روٹی سستے داموں مل سکتی ہے - چنانچہ ۲½ چھٹانک کی روٹی ایک آنہ میں - گوشت کی پلیٹ دو آنہ میں اور دال کی پلیٹ ایک آنہ میں بکتی ہے - (امروز)

لیپہ کے علاقہ میں آزاد فوجوں کی کامیابی

ترارکھل ۱۳ اگست - آزاد کشمیر حکومت کی وزارت دفاع نے اپنے تازہ ترین اعلان میں بتایا ہے کہ اوڑی کے جنوب مغرب میں ہندوستانی توپ خانہ نے ہماری چوکیوں پر گولہ باری کی ہے

...... آزاد توپخانہ نے بڑی شدت سے جواب دینا شروع کر دیا - یہ کنھٹی اور لیپا میں ہندوستانی فوجی اڈوں پر بھی گولہ باری کی گئی تھی - توپ کا ہر گولہ ٹھیک نشانہ پر بیٹھتا چلا گیا - اور دشمن کی توپوں کا منہ بند کر دیا گیا -

نوشہرہ کے علاقہ میں بھی دشمن نے ہماری چوکیوں کو اپنی توپوں کا نشانہ بنانے کی ناکام کوشش کی ہے - بتایا گیا ہے کہ درہ لیپہ کے علاقہ میں آزاد فوجوں کو کئی جگہوں پر کامیابی ہوئی ہے -

جنگ کی قیمت

سرینگر ۱۳ اگست - مہاراجہ ہری سنگھ کی حکومت نے سال رواں کیلئے جو بجٹ پیش کیا ہے اس میں تین کروڑ روپیہ کا خسارہ دکھایا گیا ہے ریاست کی آمدنی کوئی دو کروڑ کی بتائی گئی ہے اور خرچ ۵ کروڑ کا -

اور یہ صرف ریاست کا حال ہے ہندوستان لڑائی کی آگ میں جو کچھ جھونک رہا ہے - وہ اس کے علاوہ ہے - شیخ عبداللہ کی وزارت اب اس پریشانی میں ہے کہ اس خسارہ کو پورا کرنے کی کیا صورت نکالی جائے -

مولوٹوف سے چوتھی ملاقات

ماسکو ۱۳ اگست - معلوم ہوا ہے کہ مغربی ملکوں کے نمائندوں اور روس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف میں آج شام کے وقت کریملن میں پھر ملاقات ہو گی - ان لوگوں کے درمیان یہ چوتھی ملاقات ہے -

سرکاری ذرائع سے اس کی تصدیق نہیں ہو سکی -

یوم استقلال کی تقریب پر

لاہور میں ہونیوالی پریڈ

لاہور ۱۳ اگست - یوم استقلال کی تقریب میں آج لاہور میں پاکستانی فوج کی جو شاندار پریڈ ہو رہی ہے - اس میں ۱۱۴ بریگیڈ کی فوجیں - رائل پاکستان ایر فورس کے دستے اور لاہور میں مقیم دوسرے کئی یونٹ حصہ لے رہے ہیں -

رائل پاکستان انجینئرز کے دستے ۱۱۴ چھاتہ بریگیڈ ایک دستہ جس میں فرسٹ پنجاب رجمنٹ اور فرنٹیئر فورس رائفلز کے بٹالین ۸ پنجاب رجمنٹ کے دو بٹالین - بلوچ رجمنٹ کا ایک بٹالین - ۱۴ پنجاب اور ۱۵ پنجاب رجمنٹوں کا ایک ایک بٹالین - پاکستان میڈیکل کور کا ایک دستہ - کئی ایک موٹر ٹرانسپورٹ یونٹوں کے جوان - پاکستان الیکٹریکل - مکینیکل انجینئرز کا ایک دستہ - رائل پاکستان ایر فورس کا ایک دستہ - سگنل کمپنی کا ایک دستہ رسالہ کے دستے جو ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں پر مشتمل ہوں گے -

مارچ پاسٹ کی قیادت ۱۱۴ بریگیڈ کے کمانڈر بریگیڈیئر ایچ - پی - رڈہم - ڈی - ایس - او - او - بی - ای - ایم - سی کرینگے -

مارچ پاسٹ سات بج کر ۳۰ منٹ پر گورنمنٹ ہاؤس کے قریب سے روانہ ہو گا - پورے آٹھ بجے جلوس وکٹوریہ بت کے سامنے پہنچے گا جہاں مغربی پنجاب کے گورنر سلامی لینے کے لئے کھڑے ہوں گے - ان کے ساتھ میجر جنرل افتخار خاں کمانڈر ۱۰ ڈویژن بھی ہوں گے - امید کیجاتی ہے کہ پاکستانی فوجوں کا یہ جلوس اس عظیم الشان تقریب کے شایان شان ہو گا - اور لاہور کے شہری اپنی فوجی طاقت کے اس مظاہرے کو دیکھنے کے لئے جوق در جوق جمع ہونگے -

یوم آزادی کا پروگرام

لاہور ۱۳ اگست - آج صوبہ مغربی پنجاب مسلم لیگ کے سیکرٹری نے ایک بیان دیتے ہوئے یوم استقلال پاکستان پر مسلم لیگ کا پروگرام بتایا ہے - جو حسب ذیل ہے :-

(۱) دفتر صوبہ مسلم لیگ واقع میکلوڈ روڈ کے سامنے قومی پرچم کو مسلم لیگ نیشنل گارڈز کی طرف سے سلامی ۳ بجے سہ پہر دی جائے گی -

(ب) تقسیم شیرینی (مہاجر بچوں میں) ۳½ بجے سہ پہر

(ج) جلوس مسلم لیگ نیشنل گارڈ

مسلم لیگ نیشنل گارڈ دفتر صوبہ مسلم لیگ میکلوڈ روڈ سے مارچ کرتے ہوئے نیلا گنبد - انارکلی - لوہاری دروازہ - بھاٹی دروازہ - تالاب پانی والا ڈبی بازار - چوک وزیر خاں - دہلی دروازہ - موچی دروازہ سے گذر کر قبل از نماز مغرب دفتر مسلم لیگ میں واپس پہنچینگے -

(د) صوبہ مسلم لیگ کے زیر اہتمام اسلامیہ کالج گراؤنڈ یا [illegible]